ادبیات

ساقی نامہ

(جناب شفیق صدیقی جونپوری)

ذرا پیغامِ بیداری میں ہو تدریج بھی ساقی
کہ آخر نیند بھی ہے اقتضائے زندگی ساقی

عقیدت مند تھے بیت الحرم کے لوگ بھی ساقی
عجب نامِ خدا پیرِ مغاں کی ذات تھی ساقی

شکایت ہے تجھے بھی ہے رسمِ کافری ساقی
تو آخر ہے یہ کس کے نورِ ایماں کی کمی ساقی

کلیسا پر نہیں کچھ ختم مسجد ہو کہ بت خانہ
جہاں جاؤ وہاں جاری ہے جنگِ زرگری ساقی

گھٹا ادبار کی چھائی ہے انگورہ سے مشہد تک
تری محفل میں ہے بحثِ ابوبکرؓ و علیؓ ساقی

خرد، پندار، ہشیاری، سیاست، محفلِ دانائی
یہ سب کچھ لیکے مجھ کو بخش دے دیوانگی ساقی

تبسم سے کہیں خوشتر ہے تیری یاد میں رونا
ترے غم پر فدا سارے زمانہ کی خوشی ساقی

اُجالا ہو چکا ہے تیرے میخانے سے عالم میں
یہیں سے خانقاہوں میں بھی پہونچی روشنی ساقی

قدح نوشی کا رتبہ واعظانِ خشک کیا جانیں
ابھی یہ مدتوں سیکھیں شعورِ زندگی ساقی

سمندر کیا کرے گر ہو نہ استعدادِ سیرابی
شگفتہ کر گئی پھولوں کو شبنم کی نمی ساقی

مری تہذیب پر اغیار بھی ایمان لائیں گے
ذرا کرلے زمانہ کچھ ترقی اور بھی ساقی

خدا توفیق دے تیرے شفیقِ جونپوری کو
کہ پھیلا دے زمانے میں مذاقِ آگہی ساقی